جشن عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منانے کا بیان

عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن کو کہا جاتا ہے کیونکہ ہر وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نصیب ہو عید یعنی خوشی و مسرت ظاہر کرنے کا دن ہے جیسا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَکُونُ لَنَا عِیدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآیَةً مِنْکَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِینَ (المائدة ۱۱۴)

عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

بنی اسرائیل پر آسمان سے تیار شدہ کھانا (من و سلویٰ) اترنے کا دن عید ہو کیونکہ یہ من و سلویٰ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے تو پھر نبی رحمۃ للعلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیدائش کا دن مسلمانوں کیلئے عید کا دن کیوں نہ ہو جب کہ وہ تمام کی جان اور سب سے بڑی نعمت ہیں۔

اس لئے علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب جواہر البحار میں فرمایا:

فرحم اللہ امرءا اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیاداً۔

پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مولد پاک کے مہینہ کی راتوں کو عید کے طور پر منایا۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ دیگر علمائے اسلاف نے بھی میلاد النبی ﷺ کے شب وروز کو عید قرار دیا کیوں کہ کسی کو بھی اس حقیقت میں شک نہیں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بلکہ نعمتوں کی اصل اور جان ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ انہیں کے صدقے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمتوں سے نوازتا ہے۔

وہ نعمت ہیں:

ا۔ حضور علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہونا قرآن کریم کی دیگر آیات کے علاوہ اس آیت میں بھی واضح ہے۔

آپ ﷺ کی شان میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَمَااَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِینَ (الانبیاء۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

سب سے پہلے تو یہ امر لازم ہے کہ رحم کرنے والا زندہ ہو مردہ نہ ہو کیونکہ مردہ رحم نہیں کر سکتا بلکہ وہ تو رحم کا طالب و مستحق ہوتا ہے لہذا اگر حضور خاتم النبیین ﷺ معاذاللہ زندہ نہ ہوں تو وہ رحمۃ للعلمین نہیں ہوسکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رحم کرنے والے کا صرف زندہ ہونا کافی نہیں بلکہ جس پر رحم کرے گا اس کی حالت سے باخبر ہونا بھی ضروری ہے کیوں کہ رحم کرنے والا جب تک مرحوم کے حال سے باخبر نہ ہوگا اس پر رحم نہیں کرسکتا لہذا حضوراقدس ﷺ کا عالم ماکان ومایکون ہوناضروری ہے۔ آیت قرآنی کی روشنی میں حضور ﷺ رحمۃ للعلمین ہیں تو حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے سوا پوری کائنات اور پوری کائنات میں موجود تمام مخلوقات کا حال کا علم بھی ضروری ہے کیوں کہ تمام کائنات اور مخلوقات کے حالات کو جانے بغیر حضور ﷺ رحمۃ للعلمین نہیں ہوسکتے جب کہ

حضور ﷺ کا رحمۃ للعلمین ہونا نص سے ثابت ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ صرف عالم یا باخبر ہونے سے بھی کسی پر رحم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ رحم کرنے والا مرحوم (جس پر رحم کرنا ہو) تک اپنی رحمت و نعمت پہنچانے کی قدرت و اختیار نہ رکھتا ہو۔ چوتھی بات یہ کہ کسی پر رحم کرنے کیلئے صرف قدرت و اختیار بھی کافی نہیں بلکہ کسی پر رحم کرنے کیلئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ رحم کرنے والا مرحوم کے قریب ہو اور مرحوم راحم کے قریب ہو۔ چنانچہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ اَنفُسِهِمْ (الاحزاب ٦) کی صفت سے سرفراز فرمایا حاصل کلام یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ تمام عالم کے قریب اس وقت ہوسکتے ہیں کہ جب اعلیٰ درجے کے نورانی و روحانی اور لطیف ہوں چونکہ رحمۃ للعلمین ہونے کی وجہ سے ان کا تمام جہانوں سے قریب ہونا ضروری ہے اس لئے ان کا روحانی، نورانی اور لطیف ہونا ضروری ہوا غرض اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ایک صفت رحمۃ للعلمین میں مذکورہ بالا پانچوں صفات جمع فرمادیں لیکن حضور ﷺ سے بغض و عناد رکھنے والوں کے بغض و عناد کو ظاہر فرمانے کے لئے تمام صفات جداگانہ بیان فرماکر خاک آلود فرمادیا۔ ایک آیت سے پانچ مسئلے وضاحت کے ساتھ ثابت ہوگئے یعنی حضور ﷺ تمام عالم کیلئے رحمت فرمانے والے ہیں لہٰذا زندہ ہیں اور تمام کائنات کے حالات و کیفیات کے عالم بھی ہیں اور ساتھ ہی عالم کے ہر ذرے تک اپنی رحمت اور نعمت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ تمام عالم کو محیط اور تمام کائنات کی ہر شئے سے قریب بھی ہیں نیز ایسے روحانی، نورانی اور لطیف ہیں کہ جس کی بناء پر آپ ﷺ کا کسی ایک چیز کے قریب ہونا دوسری شئے سے بعید ہونے سے مستلزم نہیں بلکہ بیک وقت تمام افراد عالم سے یکساں قریب ہیں۔

انبیا کو بھی اجل آنی ہے	مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد ان کی حیات	مثل سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا	جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے
اوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف	اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی	رُوح ہے پاک ہے نورانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح	اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حَیّ ابدی ان کو رضاؔ	صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے [1]

۲۔ نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کو کسی نہ کسی اعتبار سے فائدہ پہنچانے کیلئے تشریف لائے تو وہ چیزیں جو کسی خاص قوم یا فرد کو وقتی اور عارضی فائدہ پہنچاتی ہیں اگر نعمت ہو سکتی ہیں تو تمام جہانوں کیلئے رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی کے نعمت ہونے میں کس طرح شبہ کیا جا سکتا ہے۔

وَاِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (النحل ۱۸)

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

[1] (جشن عید میلاد النبی ﷺ ص ۲)

اس قدر بے شمار نعمتیں عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی احسان ظاہر نہ فرمایا لیکن بعثت محمد رسول اللہ ﷺ ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس ان کے پیدا کرنے والے خدا نے خود اظہار احسان فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا (آل عمران ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ایک رسول بھیجا۔

ایسی عظیم نعمت کے حصول کی تاریخ کو یقیناً سب سے بڑی عید ہی سمجھنا چاہیئے اور اس دن اس نعمت عظمیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو چرچا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہی حصول برکت ورحمت کا ذریعہ ہے کیونکہ نعمتوں سے نوازنے والا اللہ تعالیٰ یہی پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے نعمتیں حاصل کر کے خوشیاں منائیں ان نعمتوں کا اظہار کریں اور ان کا چرچا کریں۔

۳۔ احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذات محمد رسول اللہ ﷺ نعمت الہیٰ ہے۔ بطور نمونہ بخاری شریف کی ایک حدیث ملاحظہ ہو:

حدثنا الحميدي ، حدثنا سفيان ، حدثنا عمرو ، عن عطاء ، عن ابن عباس - رضى الله عنهما { الذين بدلوا نعمة الله كفرا } قال هم والله كفار قريش. قال عمرو هم قريش ومحمد صلى الله عليه وسلم نعمة الله { وأحلوا قومهم دار البوار } قال النار يوم بدر۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کی آیت ((اَلَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا)) (ابراھیم 28) کے بارے میں آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ کفار قریش

تھے عمرو نے کہا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی نعمت تھے کفار قریش نے اپنی قوم کو جنگبدر کے دن دارالبوار یعنی دوزخ میں جھونک دیا۔[2]

بہر حال حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہونا ایک واضح حقیقت ہے جس کا انکار کوئی بھی صاحب نہیں کر سکتا اور جو کوئی انکار وہ صاحب ایمان نہیں ہو سکتا۔

شکر نعمت:

اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے نعمتیں ملنے پر خوش بھی ہوں اظہار نعمت بھی کریں اور وہ نعمتوں کا شکر بھی ادا کریں۔ قرآن کریم میں ہے کہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس ۵۸) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔" یعنی بندے نعمتوں کے ملنے پر خوش ہوں اور وہ اظہار خوشی میں اپنا وقت اور دولت جو بھی صرف کریں گے وہ ضائع نہیں جائے گا بلکہ جس طرح دوسری نیکیوں کا بدلہ ملتا ہے اسی طرح اس نیکی کا بھی بدلہ دیا جائے گا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (والضحیٰ ۱۱) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" جو نعمتیں قابل استعمال ہیں ان کے اظہار کا طریقہ ان کو استعمال کرنا ہے اور جو نعمتیں قابل بیان ہوں ان کے اظہار کا طریقہ ان کا ذکر اور چرچا کرنا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نعمت اللہ ہیں۔(بخاری ج۲ ص۵۶۶) وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقرة ۱۷۲) اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔" گویا نعمت کا شکر ادا کرنا عبادت گزار ہونے کا ثبوت ہے جو نعمت کا شکر ادا کرتا ہے در حقیقت وہی اپنی بندگی کا اعتراف کرتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ تین آیات اس بات کا اعتراف کرنے کیلئے کافی ہیں

---

[2] (صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۹۷۷

کہ نعمت ملنے پر خوشی منانا نعمت کو ظاہر کرنا اوراس کا شکر ادا کرنا خدا کی مرضی کے عین مطابق ہے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس سے اورزیادہ انعامات نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا گیا۔ لَئِن شَکَرْتُمْ لاَزِیدَنَّکُمْ وَلَئِن کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیدٌ (ابراھیم۷) اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔"یعنی اگر تم شکر کروگے تو ہم پر اپنی نعمت زائد کریں گے تو حضور ﷺ کے یوم ولادت کو عید جاننا در حقیقت خدا کی سب سے بڑی نعمت پر خوشی ظاہر کرنا ہے اوراس دن ان کے فضائل ومناقب وکمالات کو بیان کرنا اس نعمت کو ظاہر کرتا ہے اوران کی اطاعت وپیروی کا عزم کرنا شکر نعمت ہے اور جو مسلمان ایسا کرتے ہیں وعدۂ الٰہیٰ کے مطابق ان کو مزید انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

ذکرِ نعمت:

قرآن کریم اس بات کو بھی ثابت کرتا ہے کہ قوم کو وہ خصوصی ایام یاددلائے جاناچاہیئے جن میں اس کو خدا کوئی خاص انعام ملا جیسا کہ ارشادربانی ہے۔ وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ (ابراھیم۵) اور انہیں اللہ کے دن یاد دِلا۔ یہاں بات سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ہے کہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وہ خاص دن یاددلایا کریں جن میں انہیں فرعون کے ظلم وستم سے نجات ملی اوران پر من وسلویٰ نازل ہوا اوراس قسم کے دوسرے دن جن میں انہیں انعامات سے نوازا گیا یہ حکم دووجہ سے دیا گیا۔ نمبر ایک اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے جس کیلئے موزوں ترین وقت وہی تاریخ ہے جس میں وہ نعمت ملے۔ نمبر دو اس لئے کہ بندے جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے اور سنتے ہیں تو وہ ان نعمتوں کی قدر بھی کرنے لگتے ہیں اورانہیں ان نعمتوں کے دینے والے سے بھی تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو جب موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم

دیا گیا کہ وہ اپنی قوم سے اللہ تعالیٰ کے خاص دنوں کو یاد کرائیں تو یقیناً اس نعمت کا ذکر بھی عین مرضی الہیٰ کے مطابق ہے جس کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند بھی فرمایا اور اسے اپنا ہی ذکر قرار دیا۔ فرمایا گیا۔ **وَ رَفَعۡنَالَکَ ذِکۡرَکَ (الشرح ۴)** اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر سیدنا ابن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنی کتاب شفاء شریف میں اس طرح نقل فرمائی:

جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی۔

اے نبی ﷺ میں نے آپ کو اپنا ذکر بنادیا ہے جو آپ کو یاد کرے گا گویا مجھے یاد کرے گا۔ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہودی عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں جب کچھ یہودیوں سے اس روزے کی وجہ معلوم کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ عاشورا وہ تاریخ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات دلائی تو ہم اس نعمت پر شکر کرتے ہوئے یہ روزہ رکھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے یہ جاننے کے بعد فرمایا:

وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟» فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، أَنْجَى اللهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، عبداللہ بن سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے

یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس دن کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ حقدار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔" اس لئے آج عاشورا کا روزہ مستحب ہونا باقی ہے کسی نے اس کو حرام قرار نہیں دیا تو جب نبی کریم ﷺ نے خود سابقہ نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد کو باقی رکھنے اور ان کا دن منانے کی اجازت دی تو خود صاحب شریعت ﷺ کی یاد کرنا اور ان کے دن کو منانا کیسے خلاف شریعت ہو سکتا ہے۔

ا۔ نبی کریم ﷺ سے بھی یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ خود بھی اپنی پیدائش کو یاد رکھتے تھے اور اپنے بلند مقام کو ظاہر فرما کر اپنا یوم پیدائش منایا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ ﷺ سے اس روزے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فیہ ولدت وفیہ انزل علیّ۔ کہ اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔" یعنی یہ روزہ اس دن میں کسی خوبی کی وجہ سے نہیں رکھا جاتا بلکہ ان دو نعمتوں کے شکر پر رکھا جاتا ہے جو کہ پیر کے دن نصیب ہوئیں۔ (حضور علیہ السلام کی پیدائش اور نزول قرآن کی ابتداء) گویا نبی کریم ﷺ ہر ہفتہ اپنا یوم ولادت مناتے تھے تو کیا ہم ان کے غلام سال میں ایک مرتبہ بھی یہ دن نہیں منا سکتے۔

میلاد پر خوشی کا اظہار کرنے پر اللہ تعالیٰ کا فضل وانعام ہوتا ہے اس پر درج ذیل واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضور اکرم ﷺ کے ایک چچا کا نام ابو لہب تھا اس نے آپ ﷺ کی حد درجہ مخالفت کی حتیٰ کہ قرآن حکیم میں اس کی مذمت میں ایک سورۃ نازل ہوئی جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی اور اس کو اس کی لونڈی ثویبہ نے اطلاع دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو اس نے فقط اس خوشی میں کہ بھتیجا پیدا ہوا ہے لونڈی کو آزاد کر دیا۔ بخاری شریف میں ہے۔

فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ, قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

یعنی ابو لہب کے مرنے کے بعد اہل خانہ میں سے بعض لوگوں نے اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا اور اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہاں میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں کبھی اس سے راحت نہیں ہوتی ہاں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لئے کہ میں نے (حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کر دیا۔[3]

اس واقعہ کو عظیم محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام سہیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ السُّهَيْلِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَا لَقِيتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ قَالَ وَذَلِکَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ۔

---

[3](بخاری شریف ۷۶۴:۲۷)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب مرگیاتومیں نے اسے ایک سال بعدخواب میں بہت بری حالت میں دیکھااوریہ کہتے ہوئے پایاکہ تمہاری جدائی کے بعدآرام نصیب نہیں ہوابلکہ سخت عذاب میں گرفتارہوں لیکن سوموارکادن آتاہےتومیرےعذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے یہ اس لئے کہ پیرکےدن نبی ﷺ کی ولادت ہوئی۔[4]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس روایت کاتذکرہ کرنے کے بعدرقم طرازہیں کہ یہ روایت موقع میلادپرخوشی اورمال صدقہ کرنے والوں کیلئے دلیل اورسندہے۔ابولہب جس کی مذمت میں قرآن نازل ہواجب وہ حضورعلیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزادکرکے عذاب میں تخفیف حاصل کرلیتاہےتوکیامقام ہوگااس مسلمان کاجس کے دل میں محبت رسول ﷺ موجزن ہواورایسے موقع پرخوشی کااظہارکرےہاں بدعت مثلاًرقص غیراسلامی اعمال وغیرہ سے اجتناب ضروری ہے۔کیوں کہ اس کے ذریعے میلادکی برکات سے انسان محروم ہوجاتاہے۔[5]

امام القراء الحافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی تصنیف عرف تعریف بالمولدالشریف میں لکھتےہیں:

فاذاكان ابولهب الكافرالذى نزل القرآن بذنبه جوزى فى الناربفرحه ليلة مولدالنبى ﷺ فماحال المسلم الموحدمن امةمحمد ﷺ بنشرمولده وبزل ماتصل اليه قدرته فى محبته لعمرانمايكون جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضله جنات النعيم۔

---

[4](فتح الباری شرح بخاری ج۹ ص۱۴۵)

[5](مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۹)

یعنی جب وہ دشمن خدا ابو لہب جس کی مذمت میں قرآن کی سورۃ نازل ہوئی حضور ﷺ کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے تو وہ مسلمان جو کہ آپ ﷺ کا عاشق ہے میلاد کی خوشی سے کیا مقام پائے گا۔خدا کی قسم میرے نزدیک اللہ کریم ایسی مسلمان کو اپنے محبوب کریم ﷺ کی خوشی میں جنت النعیم عطا فرمائے گا۔[6]

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی مولد الصاوی فی مولد الهادی میں فرماتے ہیں۔

قدصح ان ابا لهب يخفف عنه عذا ب النار فی مثل يوم الاثنين بعتاقه ثويبة مسرورا بميلاد النبی ﷺ ثم انشد۔

اذا كان هذا كافر جآءذمه	**وتبت يداه فی الجحيم مخلدا**
اتی انه فی يوم الاثنين دائما	**يخفف عنه للسرور باحمدا**
فما انطق بالعبد الذی كان عمره	**باحمدامسرورا او مات**

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میلاد کی خوشی میں ثویبہ کے آزاد کرنے پر ابولہب کے عذاب میں اللہ تعالیٰ نے کمی کر دی اورانہوں نے یہ اشعار پڑھے۔یعنی جب ابولہب جیسا کافر و مشرک جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا کیلئے حضور ﷺ کے میلاد پر خوشی کرنے کی بناء پر ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے تو کتنا خوش قسمت ہو گا وہ مسلمان جس کی زندگی میلاد کی خوشیوں میں بسر ہو جائے۔[7]

---

[6](حجة الله علی العلمين ص ۲۳۸)

[7](حجة الله علی العلمين ص ۲۳۸)

مولوی عبدالحیی لکھنوی لکھتے ہیں پس جب ابولہب جیسے کافر پر آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کردی گئی توجوامتی آپ ﷺ کی ولادت کی وجہ سے خوشی کرے اوراپنی قدرت کے موافق آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے کیونکراعلیٰ مرتبے کونہ پہنچے گا۔[8]

مفتی رشیداحمدلدھیانوی احسن الفتاویٰ میں استدلال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ جب ابولہب جیسے بدبخت کافرکیلیئے میلادالنبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی توجوکوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اورحسب وسعت آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے توکیونکراعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔[9]

ان تمام محدثین اور علماءثویبہ کے واقعہ سے استدلال کرنااس کی صحت پر بھی دلالت کرتاہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا:

اے اللہ جل جلالہ میراکوئی عمل ایسانہیں جسے آپ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فسادنیت کاشکارہیں البتہ مجھ فقیرکاایک عمل محض آپ ہی عنایت سے اس قابل اورلائق التفات ہے اوروہ یہ ہے کہ مجلس میلادکے موقع پر کھڑے ہوکر سلام پڑھتاہوں اورنہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درودپاک وسلام بھیجتاہوں ۔اے اللہ جل جلالہ !وہ کون سامقام ہے جہاں میلادپاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیروبرکت کانزول ہوتاہےاس لئےاے ارحم الراحمین مجھے پکایقین ہے کہ میرایہ عمل کبھی رائیگاں نہیں

---

[8](فتاویٰ عبدالحیی ص ۲۸۲ ج ۲)

[9](احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۴۷و ۳۴۸)

جائے گا بلکہ یقیناتیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔[10]

حضور نبی اکرم ﷺ کا وجود بلاشبہ رب کائنات کی سب سے بڑی نعمت اور کائنات انسانی پر اس کا سب سے بڑا انعام ہے اور اس کے لطف وکرم پر تحدیث نعمت کا حکم بھی نصوص صریحہ سے ثابت ہے چنانچہ امت مسلمہ مختلف ادوار میں آپ ﷺ کا یوم ولادت بڑے اہتمام سے مناتے چلے آئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی اور مسرت کا اظہار اور مختلف النوع اعمال خیر کا صدور دور حاضر کے اختراع نہیں بلکہ ہر دور کے اکابرین سے ثابت ہے۔ فقیر چند جلیل القدر ائمہ اور اکابرین امت رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے اقتباسات پیش کرتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ أَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِي هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَرِوَايَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الْآيَاتِ، ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَأْكُلُونَهُ وَيَنْصَرِفُونَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَى ذٰلِكَ - هُوَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالِاسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ۔

میرے نزدیک میلاد کیلئے اجتماع تلاوت قرآن حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم ومحبت اور آپ ﷺ کی آمد کی خوشی کا اظہار ہے۔[11]

---

[10] (اخبار الاخیار ص ۲۲۴)

[11] (الحاوي للفتاوي ج ۱ ص ۱۸۹ باب حسن المقصد في عمل المولد)

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ولا زال أهل السلام يحتفلون بشهر مولده- عليه السّلام-، ويعملون الولائم، ويتصدقون فی لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون فی المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم۔

ومما جرب من خواصه أنه أمان فی ذلک العام، وبشری عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرآ اتخذ ليالی شهر مولده المبارک أعيادا، ليكون أشد علة علی من فی قلبه مرض۔

ربیع الاول چونکہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے لہذا اس میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔اس کی راتوں میں صدقات اوراچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں خصوصاًان محافل میں آپ ﷺ کے میلاد کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں محافل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے اس کی وجہ سے یہ سال امن میں گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل واحسان کرے جنہوں نے آپ ﷺ کے میلاد مبارک کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض ہے۔[12]

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ دشمنانِ رسول ﷺ نے آپ ﷺ کے نسب پر طعنہ زنی کی کہ جس کا علم نہیں نبی کریم ﷺ کو تو آپ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور آپ ﷺ نے خود اپنے مقام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا"میں کون ہوں ؟"،حاضر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا،"آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں"، آپ ﷺ نے فرمایا، "میں محمد (ﷺ) بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، اللہ نے مخلوق پیدا کی اور ان میں سب سے بہتر

[12] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ج ا ص ۸۹ المكتبة التوفيقية، القاهرة-مصر)

مجھے بنایا، پھر سب مخلوق کے دو گروہ کئے، اور ان میں مجھے بہتر بنایا۔ پھر ان کے قبیلے کئے اور مجھے ان میں بہتر قبیلے میں بنایا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے اور ان میں مجھے بہتر بنایا۔ تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار سے اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں۔" اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ آپ ﷺ نے خود اپنا حسب و نسب بیان کیا۔ (کتاب مشکوۃ شریف، باب فضائل سید المرسلین) متعدد احادیث شریفہ موجود ہیں جن میں میلاد شریف کا بیان موجود ہے، لیکن یہاں اختصار کی وجہ سے ان کا بیان کرنا مشکل ہے۔ لیکن یہ ضرور جاننا چاہیئے کہ ان احادیث پر علماء اسلاف نے کس طرح عمل کیا۔ اور عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق ان کا کیا عقیدہ تھا، تو یہاں صرف چند علماء کے عمل و عقیدے کو بیان کیا جاتا ہے جس پر اگر غور کیا جائے، تو عید میلاد النبی ﷺ منانے والوں کو اپنے اس عمل پر مزید سکون و اطمینان ہوتا ہے، الحمدللہ، اور منکرین کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) علامہ ابن حجر ہیتمی

فرماتے ہیں محافل میلاد و اذکار جو ہمارے یہاں بیان کئے جاتے ہیں، ان میں اکثر بھلائی پر مشتمل ہیں، جیسے صدقہ، ذکر، صلوۃ وسلام بحضور خیر الانام ﷺ اور ان کی مدح اور قسم ثانی سنت ہے۔ کیونکہ جو احادیث خاص و عام اذکار کے بارے میں وہ اس کو شامل ہیں۔

(۲) علامہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں ہمارے زمانے کی اچھی ایجادوں میں وہ افعال ہیں جو مولد النبی ﷺ کے دن کی جاتی ہیں۔ یعنی صدقات، بھلائی کے کام، فرحت و مسرت کا اظہار، فقراء کے ساتھ احسان کرنے کے

علاوہ ان تمام چیزوں کے کرنے والوں کی محبت حضور علیہ السلام سے ظاہر ہوتی ہے اور اس نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے جس کے عطا کرنے پر خدا نے احسان جتایا۔

وفیہ اغاظتہ الکفرۃ والمنافقین	یعنی اور اس میں کفار اور منافقین کو جلانا مقصود ہے۔

حضرت علامہ ابو شامہ نے میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر کئے جانے والے کاموں کو بہترین ایجاد قرار دیتے ہوئے، اس کے فائدے بیان فرمائے۔ ایک فائدہ تو یہ کہ اس موقع سے فقراء و مساکین کا بھلا ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعی نبی کریم علیہ السلام سے کس کو محبت ہے۔ تیسری، خدا کی سب سے بڑی نعمت یعنی بعثت محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ اور چوتھا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ عید میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے اسلام کے دشمن جلتے بھنتے ہیں۔ اس آخری جملہ میں حضرت علامہ نے فیصلہ فرمایا کہ میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم منانا محبت و ایمان کے کمال کی دلیل ہے۔ اور اس سے روکنا، اس کو ناجائز و حرام کہنا، اسلام دشمنی کی نشانی ہے۔ کوئی مؤمن کامل ولادتِ رحمت اللعالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر اظہارِ مسرت و شکر کو منع کر ہی نہیں سکتا۔

(۳) علامہ سید احمد عابدین رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں تو صاحبِ معجزات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے مولد کے واقعات سننے کے لئے جمع ہونا بڑی نیکی ہے کیونکہ یہ نیکیوں اور درود شریف پر مشتمل ہے اور ان پر درود و سلام کی کثرت ان کی محبت کا سبب ہے۔ اور یہ ان کے قرب کا سبب ہے۔ علامہ برھان حلبی نے روح السیر میں تحریر فرمایا ''نبی کریم علیہ السلام کی ولادت با سعادت کے دن میں بھلائی کرنے والوں، فرحت و مسرت کا اظہار

کرنے والوں، اور ان سے محبت کرنے والوں کو کافی ہے کہ وہ اصحابِ خیر اور فقراء و مساکین کو جمع کریں اور حضور ﷺ کی محبت میں ان کو کھانا کھلائیں اور ان پر صدقہ کریں، اور ان سے بھی زائد کچھ چاہیئے تو ان سے اشعار پڑھوائیں جن میں نعتِ مصطفی ﷺ میں اچھے اخلاق کی طرف رغبت دلانا ہو، قلوب بھلائیوں کی طرف برانگیختہ کرنا ہو اور بدعات و منکرات سے روکنا ہو۔

برکاتِ عید میلاد النبی ﷺ

ابو لہب حضور ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ جب اس کو لونڈی ثویبہ نے آکر اطلاع دی کہ تمہارے مرحوم بھائی عبد اللہ کا لڑکا یعنی تمہارا بھتیجا پیدا ہوا ہے، تو اس نے خوشی میں آکر اپنی انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ جب ابو لہب مر گیا تو اس کو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کی بری حالت ہے۔ اس نے پوچھا تمہارا یہ کیا حال ہے، تو اس نے جواب دیا لم القی بعد کم خیرا انی ثقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ یعنی تمہارے بعد مجھے کوئی بھلائی نہیں ملی سوائے اس کے کہ میری اس انگلی کو سیراب کر دیا گیا جس سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ حافظ الحدیث ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن الجذولی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرمایا، "تو جب ابو لہب کہ جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، کو جہنم میں یہ بدلہ ملا، یعنی پوروے سے پانی کا پینا، اور ہر دوشنبہ کو عذاب کا کم ہونا کیونکہ اس نے ثویبہ کو نبی کریم علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کیا تو اس مسلم موحد کا کیا حال ہو گا جو نبی کریم علیہ السلام کی ولادت پر خوشی مناتا ہے اور حسب استطاعت خرچ کرتا ہے۔ میری جان کی قسم خداوند کریم کی جانب سے یہی جزا ہو گی کہ وہ اس کو اپنے فضل و کرم سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔ اس موقع پر حضرت محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی نے ایک بہت ہی فکر انگیز اور بصیرت افروز بات تحریر فرمائی

ہے جو اہل محبت کے لئے نہایت ہی لذت بخش ہے۔ ''اس جگہ میلاد کرنے والوں کے لئے ایک سند ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی شبِ ولادت میں خوشی مناتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ جب ابو لہب کو، جو کہ کافر تھا اور اس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، آنحضرت ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے اور باندی کا دودھ خرچ کرنے پر جزا دی گئی تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو آنحضرت ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر خوشی مناتا ہے اور اپنا مال خرچ کرتا ہے۔''[13]

نثار تیری چہل پہل پر، ہزاروں عیدیں ربیع الاول	سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

میلاد النبی ﷺ سنتِ الٰہی ہے

قرآن کریم میں حضور اقدس ﷺ کا میلاد شریف اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ (اٰل عمران: ۸۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب

---

[13](مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۹)

نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

چنانچہ قرآنِ پاک نے بیان فرمایا ہے کہ اس موضوع پر سب سے پہلا اجتماع خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے منعقد فرمایا، اس میں حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا گیا اور خود اللہ تبارک و تعالیٰ بھی گواہ بنا۔

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ اَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيهِ مَاعَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيكُم بِالۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبة:١٢٨)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان اور رحم فرمانے والے۔

اس آیت میں لفظ "جا" (آئے) فرما کر آپ ﷺ کی پیدائش اور دنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری قریش میں، پھر آپ ﷺ کے اخلاق وعادات، ونعتِ پاک کا بیان کیا گیا کہ امت کا کسی مشقت یا مصیبت میں پڑ جانا آپ ﷺ پر بہت گراں ہے، پھر آپ ﷺ کے فضائل کا بیان ہے کہ آپ ﷺ مؤمنین پر بہت مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں۔ غرض جو مضامین محفلِ میلاد شریف میں عموماً بیان کئے جاتے ہیں وہ سب اس ایک آیت میں جمع ہیں۔

اس آیت میں حضور علیہ السلام کی چھ صفات بیان ہوئیں:

(۱) رسول ﷺ (۲) تم میں سے، (۳) ان پر تمہاری تکلیف بھاری پڑتی ہے، (۴) تم پر حریص ہیں، (۵) مسلمانوں پر رؤوف اور (٦) رحیم ہیں۔ رسول ﷺ کی تشریف آوری کا ماننا، اسی پر ایمان کا دارومدار ہے۔ بشر یا اپنا مثل، اور بھائی ماننے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا۔ ابو لہب بھتیجا

ہونے کی وجہ سے ولادت کی خوشی منائی، اور ابو طالب نے بھی اس رشتہ کی وجہ سے خدمت کی۔ اگر رسول ہونے کی وجہ سے یہ کام کرتے تو مسلمان اور صحابی ہوتے۔ اس لئے یہاں رسول فرمایا گیا۔

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے:

کہ اس آیت میں آپ ﷺ کی میلاد مبارک کا بیان ہے، کہ ترمذی کی حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سید عالم ﷺ نے اپنی پیدائش کا بیان ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔[14]

تیسرے مقام پر اللہ رب العالمین نے اپنے محبوب کے میلاد کا تذکرہ اس طرح فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِى ضَلٰلٍ مُّبِينٍ (اٰل عمران ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔

ثابت ہوا کہ محفلِ میلاد کا انعقاد کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس میں شرکت و شمولیت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتِ مطہرہ ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کا ظہور اور پیدائش موجب سرور ہے

اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن میں فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۤءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاۤءٌ لِّمَا فِى الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (۵۷) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيرٌ مِّمَّا يَجمَعُونَ (یونس ۵۸)

---

[14] (خزائن العرفان، ص ۲۴۷، سورۃ التوبہ)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

جبریل امین علیہ السلام کی سنت:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے مشارق و مغارب میں پھر کر دیکھا کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نظر نہیں آیا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھنے میں آیا۔[15]

اس روایت کو خود دیوبندی جماعت کے حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی اپنی کتاب نشر الطیب ص ۱۴ پر بیان کیا ہے۔

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنت

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم میں خلفاء راشدین علیہم الرضوان کے ارشادات میلاد شریف کی فضیلت میں درج فرمائے ہیں۔

ذیل میں چند ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حضور اکرم ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

---

[15] (زرقانی شریف)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حضوراکرم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام زندہ کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حضوراکرم ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا گویا غزوہ بدر و حنین میں شریک ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حضوراکرم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔[16]

رضائے مصطفیٰ ﷺ

صحابہ کرام علیہم الرضوان مختلف مواقع پر حضور ﷺ کی ثناء خوانی اشعار کی صورت میں کرتے تھے چنانچہ حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اشعار پڑھے تو محبوب کریم ﷺ اس قدر خوش ہوئے کہ آپ ﷺ مسکرائے، موتیوں کی طرح دندان مبارک نظر آنے لگے۔ یہ نعتیہ اشعار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے وقت پیش کیے تھے۔[17]

صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمیشہ اس عظیم نعمت کا بیان فرماتے رہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

---

[16] (نعمت کبریٰ ص ۸،۷ مطبوعہ استنبول)

[17] (ملاحظہ ہو الوفاء باحوال مصطفیٰ ﷺ)

ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے حجرہ انور سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ آج کیسے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہم بیٹھ کر اس رب کریم کی حمد و ثنا کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب ﷺ ہمیں عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کے کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بیٹھ کر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے، اتنے میں حضور ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا اور یہ تمام حق ہے اور اب میرے بارے میں بھی سن لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ [18]

شاعر رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رسالت مآب ﷺ میں عرض کرتے ہیں:

و احسن منک لم تر قط عینی	و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب	کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: آپ ﷺ سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھوں نے دیکھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا۔ آپ ﷺ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا آپ ﷺ کی تخلیق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے مطابق ہوئی۔

---

[18] (مشکوۃ المصابیح)

مقام ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ مسجد نبوی شریف میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے منبر رکھتے چادر مبارک بچھاتے اور پھر حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر کھڑے ہوکر حضوراکرم ﷺ کے محامد وفضائل بیان کرتے آپ ﷺ کی مدافعت کرتے اور مفاخرت فرماتے۔

اللہ اکبر! حضور پرنور ﷺ اپنے ثناء خوان کو خوش ہوکر اس طرح دعا سے نوازتے۔

اللھم ایدہ بروح القدس۔

اے اللہ! روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد فرما۔[19]

برادران اسلام! نعت خواں کیلئے محبوب ﷺ منبر بچھارہے ہیں یہ خصوصی کرم اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کی جو محبت وتعظیم رسول ﷺ پھیلانے کا ذریعہ ہیں، بے حد پسند فرماتے ہیں۔ واضح رہے کہ حضور ﷺ کی ثناء حقیقتاً حمد باری تعالیٰ ہی ہے جیسا کہ مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے اصول بیان کیا ہے کہ مصنوع کی تعریف در حقیقت صانع ہی کی تعریف ہوتی ہے کیوں کہ حقیقتاً خوبی وکمال عطا کرنے والی ذات صانع حقیقی خالق ومالک عزوجل کی ہے۔

خود سرکار کائنات ﷺ فرماتے ہیں **انا ملیح و اخی یوسف اصبح** یعنی میں ملیح (نمکین) ہوں اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام خوب گورے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے حسن وجمال میں شہرہ آفاق ہیں مگر حضوراقدس ﷺ حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ خوبصورت

---

[19] (بخاری ج ۱ ص ۶۵)

اور حسن وجمال میں بے مثل وبے مثال ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔

مارأیت شیئاًاحسن من رسول اللہ ﷺ کان الشمس تجری فی وجھه رواہ الترمذی۔[20]

میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت و حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرے میں چل رہا ہے۔

اور حضرت جابر سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاندنی رات نبی کریم ﷺ کو دیکھا:

فجعلت انظر الی رسول اللہ ﷺ والی القمر وعلیه حلة حمراءفاذاھو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی۔[21]

تو میں ایک نظر حضور ﷺ کی طرف دیکھتا اور ایک نظر چاند کی طرف آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

اس قسم کی کثیر روایتیں ہیں جس سے حضوراقدس ﷺ کے حسن وجمال اور جلوہ جہاں زیبا کا روشن ثبوت ملتا ہے۔

غور کیجئے کہ ان احادیث مبارکہ میں وہی سب مضامین ہیں جو محفل میلاد شریف میں بیان کیے جاتے ہیں اور حضور ﷺ نے ان دونوں حدیثوں کو مجمع عام میں بیان فرمایا تو ذکر میلاد شریف کو مجمع عام میں بیان کرنا بھی ثابت ہو گیا۔لہٰذا میلاد شریف کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت

---

[20](مشکوۃص ۵۱۸)

[21](مشکوۃص ۵۱۷)

ہے اور حضور ﷺ کے ذکر جمیل کیلئے مجمع جمع کرنا تو خداوند قدوس کی سنت اور اس کا مقدس طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزازل میں تمام انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو ایک مجمع میں جمع فرما کر حضور خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا سب نبیوں سے عہد لیا جس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ جیسا کہ پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۸۱ بہر حال محفل میلاد شریف کا ثبوت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے اور اس بابرکت محفل کا انکار کرنا سخت محرومی اور اعلیٰ درجے کی شقاوت (بدبختی) اور دین میں ان منکروں کی جہالت اور سفاہت (بے وقوفی) کا بدترین نمونہ ہے۔ (واللہ اعلم)

خصوصی نظر کرم

شارح بخاری شریف مواہب الدنیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ عرب کے مشہور شاعر نابغہ جعدی نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں چند اشعار پڑھے۔

حضور اکرم ﷺ نے خوش ہو کر انہیں یہ دعا دی:

لا یفضض اللہ فاک ای لا یسقط اللہ اسنانک۔[22]

ترجمہ: اللہ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت نابغہ کی عمر (۱۰۰) سال کی ہو گئی تھی لیکن ان کے کل کے کل دانت صحیح تھے اور اولے کی طرح سفید تھے راویان حدیث نے یہاں تک اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ **اذا سقط له سن نبت له اخریٰ**۔ جب ان کا کوئی دانت گر جاتا تو بڑھاپے میں بھی اس کی جگہ نیا دانت نکل آتا۔

---

[22] (بیہقی)

یہ سراسر حضوراکرم ﷺ کی دعا کی برکت تھی کہ نعت پڑھنے والے کے منہ کی خوبصورتی زندگی کی آخری سانس تک برقراررہی۔[23]

عمل الصالحین

شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے خلفائے راشدین علیہم الرضوان کے علاوہ اولیاء کاملین اور محققین علیہم الرحمۃ کے بھی فرمودات درج فرمائے ہیں۔

سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کا عمل

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضوراکرم ﷺ کے میلاد شریف پر خرچ کردوں۔

میلاد شریف سے متعلق محدثین وفقہائے کرام ومشاہیر علمائے عظام علیہم الرحمۃ کے خیالات میں سے چند ملاحظہ ہوں۔

[23] (مقام مصطفی ﷺ از شیخ الاسلام حضرت محمد انوار اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ مظہر علم لاہور)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

انت الذی لو لاک ماخلق امرء	کلاو لا خلق الوریٰ لو لاک
ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ وہ ذات ہیں کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی کوئی مخلوق پیدا کی جاتی۔	
انت الذی من نورک البدر اکتسیٰ	والشمس مشرقۃ بنور بھاک
ترجمہ: اورآپ ﷺ وہ نورا عظم ہیں کہ چاند آپ ﷺ کے نور سے روشن اور سورج کی چمک بھی آپ ﷺ ہی کے نور سے ہے۔	
وبک المسیح اتی بشیر امخبرا	بصفات حسنک مادحا لعلاک
ترجمہ: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ ہی کی خبر دیتے اورآپ ﷺ کی صفات حسنہ کا بیان اورآپ ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے تشریف لائے۔[24]	

میلاد شریف کی تعظیم و تکریم

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو حضوراکرم ﷺ کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اوراس کی تعظیم و تکریم کی تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہو گا۔[25]

---

[24] (مجموعہ القصائد، مطبوع مجتبائی دھلی)

[25] (نعمت کبریٰ ص ۸ مطبوعہ استنبول)

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

محافل میلاد شریف اوراذکار جو ہمارے ہاں کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر نیکی پر مشتمل ہیں جیسے صدقہ ،ذکر، نبی پاک ﷺ پر صلوۃ وسلام اوران کی تعریف۔[26]

میلاد کی برکت

امام المحدثین علامہ احمد بن محمد القسطلانی شافعی المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکانے اور دعوت طعام کرتے چلے آئے ہیں،اوران راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے اور مسرت ظاہر کرتے چلے آئے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے میلاد کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور یہ میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ وامان کا سال ہوتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں بر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے ماہ ولادت کی تمام مبارک راتوں کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔[27]

---

[26](فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۲۹ مطبوعہ مصر)

[27](زرقانی علی المواھب ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ بیروت مواھب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۷ مطبوعہ مصر)

خوشی کامہینہ:

شیخ محمد طاہر پٹنی علیہ الرحمۃ ماہ ربیع الاول شریف کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ربیع الاول کامہینہ منبع انواراوررحمت کامظہرہےیہ ایسامہینہ ہےکہ ہرسال اس مہینہ میں خوشی کااظہار کرنے کاحکم دیاگیاہے۔[28]

تفسیر محمد رسول اللہ ﷺ

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب تفسیرروح البیان آیۃ کریمۃ محمدرسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور ﷺ کی ایک تعظیم ہےجب کہ وہ بری باتوں سے خالی ہو۔[29]

میلاد شریف منانے پر حضور ﷺ کی شفاعت

علامہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریرفرماتےہیں کہ جونبی پاک ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی کرےتووہ خوشی دوزخ کی آگ کیلئے پردہ اور حجاب بن جائے گی اورجونبی پاک ﷺ کے میلاد شریف پرایک درہم بھی خرچ کرےتواس کی نبی پاک ﷺ شفاعت فرمائیں گے اوران کی شفاعت قبول ہوگی۔[30]

---

[28](مجمع البحارج۳ص ۵۵۰ مطبوعہ مصر)
[29](ج ۹ ص ۵۶)
[30](مولدالعروس لابن جوزی ص ۹ مطبوعہ بیروت)

میلاد شریف منانے سے مقاصد حسنہ میں کامیابی

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام اور عرب کے دوسرے شہروں میں لوگ نبی کریم ﷺ کی مجلس میلاد میں جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر بہت خوشی مناتے ہیں اور اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور طرح طرح کی زینت کرتے ہیں اور خوشبو لگاتے ہیں اور فقراء پر صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ذکر مولود شریف سننے کیلئے بہت اہتمام کرتے ہیں اور اس کے ذریعے بہت اجر پاتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں اور خیر و برکت، سلامتی اور عافیت، روزی میں ترقی، مال و اولاد میں زیادتی اور شہروں میں امن و امان اور گھروں میں سکون و قرار پاتے ہیں۔

میلاد النبی ﷺ پر خوشی کا اظہار

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے لیے حضور ﷺ کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں لوگوں کا جمع ہونا اور قرآن شریف کا پڑھنا، ان معجزات کو بیان کرنا جو اس بارے میں وارد ہیں، اس کے بعد کھانا کھلانا اچھا فعل ہے اس کے کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے کیوں کہ اس میں حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے پیدا ہونے کی خوشی کا اظہار ہے۔

میلاد شریف منانا سنت ہے

پھر علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتےہیں کہ حافظ ابن حجراور حافظ سیوطی علیہما الرحمۃ نے میلاد شریف کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اوران لوگوں کورد کیاہے جو میلاد شریف کوبدعت سیئہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔[31]

سیرت شامی میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مولود شریف کی خوشی کے اظہار میں آدمی کوبقدر نیت ثواب ملتاہے۔

امن وامان کے حصول کیلئے مجرب عمل

محقق علی الاطلاق مولاناشاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتےہیں کہ ہمیشہ مسلمان ربیع الاول میں جمع ہوکر کھاناکھلاتےہیں اورطرح طرح کے صدقات کرتےہیں اورخوشی مناتےہیں اورمولود شریف پڑھتےہیں جس کے سبب ان پربرکت ہوتی ہے اورمولود شریف کی خاصیتوں میں سے ایک مجرب خاصیت یہ ہے کہ تمام سال امن وامان رہتاہےاورلوگوں کےنیک مقصداس سےحاصل ہوتےہیں پس اللہ تعالیٰ رحم کرےاس شخص پرجس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیدائش کی رات کو عید بنایا۔

میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منانا سب سے بہتر عمل

مولاناشاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعامیں یوں ارشاد فرماتےہیں کہ میراکوئی عمل ایسانہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنےکےلائق سمجھوں۔میرے تمام اعمال فسادنیت کاشکارہیں۔البتہ مجھ فقیرکاایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اورلائق

---

[31] (تفسیرروح البیان ج ۹ ص ۵۷)

التفات)ہے اوروہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتاہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری ،محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درودو سلام بھیجتاہوں۔اے اللہ !وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کانزول ہوتاہے ؟اس لئے ارحم الراحمین مجھے پکایقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گابلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگااور جو کوئی درودو سلام پڑھے اوراس کے ذریعے سے دعاکرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگا۔[32]

حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عمل سرکار ﷺ کی بارگاہ میں مقبول

ان کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ میرے والدماجد نے مجھ سے فرمایا کہ میں میلاد شریف میں کھاناپکاکر آنحضرت ﷺ کو تحفہ بھیجاکرتاتھا۔ایک مرتبہ میرے پاس کچھ نہ تھاتو چنے لوگوں میں تقسیم کردیئے پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھاکہ وہ چنے آپ ﷺ کے پاس رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ مسکرارہے ہیں۔[33]

نعمت عظمیٰ

اعلیٰ حضرت مولاناالشاہ امام احمد رضاخان فاضل بریلوی کے والد گرامی حقیقت میلاد کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تو محفل میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یاچند آدمی شریک ہو کر خلوص عقیدت ومحبت حضرت رسالت مآب ﷺ کی ولادت اقدس کی خوشی اوراس نعمت

---

[32](اخبارالاخیار ص ۲۲۴ مطبوعہ کراچی)

[33](الدارالثمین)

عظمٰی اعظم نعم الہیہ کے شکر میں ذکر شریف کیلئے مجلس منعقد کریں اور حالات ولادت باسعادت ورضاعت وکیفیت نزول وحی وحصول مرتبہ رسالت واحوال معراج وہجرت وارہاصات ومعجزات واخلاق وعادات آنحضرت ﷺ اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خداتعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی تاکید اور خاص معاملات وفضائل وکمالات جن سے اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کو مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایااوراسی قسم کے حالات وواقعات احادیث وآثار صحابہ وکتب معتبرہ سے مجمع میں بیان کئے جائیں،اوراثنائے بیان میں کتاب خوان وواعظ درود پڑھتاجائے اور سامعین وحاضرین بھی درود پڑھیں۔بعدازاں ماحضر تقسیم کریں ۔یہ سب امور مستحسن ومندوب ہیں اوران کی خوبی دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ سے ثابت![34]

بھنگڑا،رقص اورڈانس بلکہ ہروہ عمل جو خلاف شرع ہو،اس کو کوئی جائز نہیں سمجھتا۔اگر کوئی شخص ان اعمال کو محفل میلاد کا حصہ تصور کرتا ہے تو اسے غلط فہمی ہے اوراسے علماء کی تصانیف کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔اگر بعض جہال ایسا کرتے ہیں تو ان کا محاسبہ ضروری ہے۔لیکن ان کے اس عمل کی وجہ سے محفل میلاد کو بدعت اور خلاف شرع کہنا صراحۃً زیادتی ہے۔آج تک کسی عالم نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ مسجد سے چونکہ جوتے چوری کرلئے جاتے ہیں اس لئے مسجد نہیں ہونی چاہئے۔البتہ یہی کہا کہ جوتوں کی حفاظت ہونی چاہئے اوراس کیلئے انتظام کیاجاناچاہیئے۔

ہر سال،مہینہ،ہفتہ،اوردن کو میلاد شریف سے نسبت

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ،مجددمائۃ حاضرہ،مؤیدملۃ طاہر،صاحب الحجۃ القاہرہ مولاناشاہ احمدرضاخاں بریلوی علیہ الرحمۃ القوی نے کتنے پیارے انداز میں جان کائنات ﷺ کا میلاد پاک بیان

---

[34](اذاقۃالاثام لمانعی عمل المولدوالقیام ص ۳۹)

کر دیا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ اعتراض بالکل لغو ہے کہ مسلمان محافل میلا د وبارہ ربیع الاول کے علاوہ باقی ایام میں کیوں منعقد کرتے ہیں ۔ حقیقت حال یہ ہے کہ حضور ﷺ جس ماہ میں پیدا ہوئے وہ سال میں ایک بار آتا ہے آپ ﷺ جس تاریخ کو پیدا ہوئے وہ ہر ماہ میں ایک بار ضرور آتی ہے۔ آپ ﷺ جس دن (یعنی پیر کو) تشریف لائے وہ دن ہر ہفتے میں ایک بار ضرور آتا ہے اور آپ ﷺ جس ساعت میں پیدا ہوئے وہ ساعت ۲۴ گھنٹوں میں ایک بار آتی ہے۔ ثابت ہو گیا کہ میلا دالنبی ﷺ سے کوئی ماہ خالی نہیں، کوئی ہفتہ خالی نہیں اور کوئی دن خالی نہیں۔ بخوف طوالت عمل صالحین کا انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔

نواب صدیق حسن بھوپالی کی شہادت

اب غیر مقلدین حضرات کے مجدد اور شیخ الاسلام نواب صدیق حسن بھوپالی کی گواہی پیش کی جاتی ہے تا کہ منکرین میلا د شریف اپنے عقائد پر نظر ثانی فرما سکیں۔ نواب صاحب لکھتے ہیں کہ جس کو حضرت ﷺ کے میلا د کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔[35]

ناظرین کرام! سردار اہلحدیث نواب صدیق حسن بھوپالی نے تو میلا د النبی ﷺ پر خوشی نہ کرنے والے پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔ اب خود ہی اہلحدیث حضرات اور دیوبندی حضرات اپنے عقیدہ باطلہ پر غور فرمائیں۔ کیوں کہ الشمامۃ العنبریہ وہ کتاب ہے جس کو دیوبندی مکتبہ فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے مستند قرار دیا ہے۔[36]

---

[35] (الشمامۃالعنبریہ ص ۱۲)

[36] (نشر الطیب ص ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

دیوبندی اکابر کے پیشوا حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام لطف و لذت پاتا ہوں۔[37]

حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحب کا فرمان امدادالمشتاق میں بھی موجود ہے جس میں سرور عالم نور مجسم ﷺ کا محفل میلاد شریف میں تشریف آوری کا عقیدہ رکھنا بھی درست قرار دیا ہے۔اصل عبارت پیش خدمت ہے۔

البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔کیوں کہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔[38]

سلام کا بیان قرآن سے

میلاد شریف کے بعد سلام: اہل وسنت کا جماعت کا معمول ہے کہ میلاد شریف کے بعد سلام پڑھتے ہیں۔اس کی دلیل بھی قرآن عظیم میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ مریم میں دو پیغمبروں کے میلاد اوران کی پیدائش کا مفصل تذکرہ فرمایا ہے ایک حضرت یحیٰی علیہ السلام اوردوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد۔پہلے تو حضرت یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری پھر ان کی ولادت پھر ان کے اوصاف

---

[37](فیصلہ ھفت مسئلہ ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

[38](امدادالمشتاق ص ۵۶)

کاتذکرہ فرماکر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا (مریم ۱۵) اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کاذکر فرمایا کہ حضرت مریم حاملہ ہوئیں۔ پھر بستی سے باہر ایک کھجور کے درخت کے نیچے دردزہ (بچہ کو جننے کادرد) کی وجہ سے وہ بیٹھ گئیں اوراسی جگہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی پاک دامنی اوراپنی نبوت کااعلان فرمایا۔ان سب تذکروں کوذکر فرماکراخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے میلاد کے بعد خوداپنےاوپر سلام پڑھاکہ

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (مریم ۳۳)

اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

مسلمانان اہلسنت جب میلاد شریف کے بعد سلام پڑھتے ہیں توکچھ بے ادب اور گستاخ لوگ اس کامذاق اڑاتے ہیں۔انہیں ہوش میں آجاناچاہیئے کہ وہ کس چیز کامذاق اڑارہے ہیں ؟کیاآیات خداوندی ،سنت الہیہ اور سنت عیسیٰ علیہ السلام کامذاق اڑارہےہیں؟اگرمعاذاللہ ایساخیال ہے توانہیں اپنے ایمان واسلام کی خبر گیری کرنی چاہیئے کہ ایسی بے ادبی اور گستاخی کے بعدان کاایمان واسلام باقی رہا۔یاتباہ وبربادہوگیا۔مگرسوال یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس ایمان واسلام تھابھی یاپہلےہی سے یہ ایمان واسلام سے خالی تھے۔مثل مشہورہے کہ عزت اس شخص کی کی جاتی

ہے جو عزت دار ہو اور جس کی عزت تھی ہی نہیں تو اس پر کتنے ہی جوتے برسیں اس کی عزت کیسے جائے گی۔

مجالس و اجتماعات کا اہتمام

عید میلاد النبی ﷺ کے پر مسرت موقع پر محافل نعت، مجالس ذکر مصطفیٰ ﷺ اور خصوصی اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں جن میں لوگ انتہائی عقیدت و احترام اور جوش و خروش سے شریک ہوتے ہیں اور اپنے قلوب و اذہان کو محبوب خدا ﷺ کے ذکر جمیل سے معطر و معنبر کرتے ہیں بیان میلاد رسول ﷺ کیلئے ایسے اجتماعات کا اہتمام کرنا خود سنت و سیرت سرور کائنات ﷺ سے ثابت ہے۔ ذیل میں چند احادیث بطور حوالہ پیش کی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ کا اپنے بیان میلاد کیلئے جلسہ کا اہتمام

حضرت مطلب بن ابی وداع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ العَبّاسُ، إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنبَرِ فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟»، فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ اللهِ بْنِ عَبدِ المُطَّلِبِ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيرِهِمْ بَيْتًا وَخَيرِهِمْ نَسَبًا۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے پاس کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اس وقت ان کی کیفیت ایسی تھی) گویا کہ انہوں نے (حضور ﷺ سے متعلق کفار سے) کچھ (نازیبا الفاظ) سن رکھے تھے (اور وہ حضور ﷺ کو بتانا چاہتے تھے) (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمات حضور ﷺ کو بتائے یا آپ ﷺ علم نبوت سے جان گئے) تو حضور ﷺ منبر پر

قیام فرماہوئے اور فرمایامیں کون ہوں؟سب نے عرض کیاآپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا محمد (ﷺ) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیااوراس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان) کہ اندر مجھے پیدا فرمایااور پھر اس بہترین مخلوق کے دوحصے (عرب وعجم) کیےاوران دونوں میں سے بہترین حصہ عرب میں مجھے پیدا کیااور پھر اللہ تعالیٰ نے اس حصے کے قبائل بنائے اوران میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر مجھے پیدا کیا اور پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور نسب (بنوہاشم) میں پیدا کیا۔[39]

اس حدیث مبارکہ میں قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ حضوراکرم ﷺ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اپنی ولادت (میلادِ پاک) کابیان فرمایااپنے نسب شریف عالی مرتبت خاندان اور گھرانے کاتذکرہ کیااوراس بیان خاص کیلئے معمول سے ہٹ کر جلسہ کااہتمام فرمایامنبر پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا۔ ہمارے ہاں بھی میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں یہی معمولات اور موضوعات ہوتے ہیں ۔

بیان شرف وفضیلت کیلئے جلسہ کااہتمام

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ،

---

[39] (ترمذی الجامع الصحیح ج۵ ص ۵۴۳ کتاب الدعوات رقم ۳۵۳۲ ترمذی احمدبن حنبل نے المسند ج ا ص ۲۱۰ و ۷۸۴ میں آخرحدیث میں اناخیرکم بیتاوخیرکم نفساکااضافہ کیاھے۔احمدبن حنبل المسندج۴ص ۱۶۵ حصے میں مجمع الزوائدج۸ص ۲۱۶ ،بیھقی دلائل النبوت ج ا ص ۱۶۹ ،کنزالعمال ج ۱۱ ص ۴۱۵ رقم ۳۱۹۵۰)

وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

ایک روز حضور ﷺ باہر (میدان احد کی طرف) تشریف لے گئے پس آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے (اور) فرمایا بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ (تمہارے احوال سے باخبر) ہوں اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس وقت حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے البتہ یہ خوف ضرور ہے کہ تم دنیا پرستی میں باہم فخر و مباحات کرنے لگو گے۔[40]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے خطاب کرنے کیلئے انہیں طلب کیا اور بر سر منبر اپنے ذاتی فضائل کا بیان فرمایا اس کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت کرتے ہوئے انہیں دنیا پرستی کے خطرے سے متنبہ کیا اس حدیث مبارکہ کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ میدان احد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع کر کے جلسہ کیا گیا اور منبر کا بھی خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا کیونکہ وہاں پر کوئی مسجد تو نہ تھی کہ جس کے اندر منبر پہلے سے موجود تھا اور حضور ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر اپنے شرف و فضیلت کو بیان فرمایا یہ حدیث جلسہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کی واضح دلیل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

---

[40] (بخاری الصحیح ج ۱ ص ۴۵۱ کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الشهید رقم ۱۲۷۹ بخاری الصحیح ج۳ ص ۱۳۱۷ کتاب المناقب باب علامات نبوت رقم ۱۴۰۱ بخاری الصحیح ج۴ ص ۱۴۹۸ کتاب المغازی باب احد یحبنا رقم ۳۸۵۷ بخاری الصحیح ج۵ ص ۲۳۶۱ کتاب الرقاق باب مایحضر من زهرة الدنیا و تنافس فیها رقم ۲۰۶۲ بخاری الصحیح ج۵ ص ۲۴۰۸ کتاب الحوض باب فی الحوض رقم ۶۲۱۸، مسلم الصحیح ج۴ ص ۱۷۹۵ کتاب الفضائل باب اثبات الحوض رقم ۲۲۹۶، میلاد النبی ﷺ ص ۷۵۰)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے باہر نکلوں گا اور جب سب لوگ بارگاہ ایزدی میں اکٹھے ہوئے ہوں گے تو میں ہی ان کا پیشوا ہوں گا اور جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں ہی کلام کروں گا اور جب کوئی کلام نہ کرسکے گا تو میں ہی ان کی شفاعت کروں گا اور جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی ان کو (نجات کی) خوشخبری دوں گا بزرگی اور جنت ورحمت کی چابیاں اس روز میرے ہی ہاتھ میں ہوں گی ولواءالحمد (حمد الٰہیٰ کا جھنڈا) اس روز میرے ہاتھ میں ہو گا میرے عزت خدا کے نزدیک تمام اولاد آدم سے زیادہ ہے اس ہزاروں خادم میرے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے کہ ایسا معلوم ہو گا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے میں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ [41]

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ، سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ، فَتَسَمَّعَ حَدِيثَهُمْ، فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا فَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُهُ، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ {وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا} [النساء:164] وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: «قَدْ

[41] (ترمذی الجامع الصحیح ج ۱ ص ۲۰۱ کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ دارمی السنن ج ۱ ص ۳۰، بیہقی دلائل النبوۃ ج ۵ ص ۴۸۴)

سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ، وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ تَعَالَى، وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ، وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ، فَيَفْتَحُ اللهُ فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللهِ، وَلَا فَخْرَ۔

رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ آپ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے جب ان کے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ آپس میں کچھ تذکرہ کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے (ابراہیم علیہ السلام کو اپنا) خلیل بنایا دوسرے نے کہا یہ اس سے زیادہ تعجب انگیز نہیں ہے کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کلمہ اور روح ہیں چوتھے نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے حلقے میں تشریف لے آئے حضور ﷺ نے سلام کیا اور فرمایا میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب کرنا سن لیا ہے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں بے شک وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ ایسے ہی ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور وہ ایسے ہی ہیں تم لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں لیکن میں فخر نہیں کرتا اور میں قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع اور پہلا مشفع ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جو بہشت کی زنجیر ہلائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ وہ مومنین ہوں

گے جو فقیر (غریب و مسکین) تھے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اوراولین وآخرین میں سب سے زیادہ مکرم ومحترم میں ہی ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

شب میلادرسول ﷺ لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے

جس کے اوصاف جمیلہ کے ذکراور خلق عظیم کوبیان کرنے والی کتاب کے اترنے سے رمضان کواتنی فضیلت ملی کہ اس کی صرف ایک رات ہزار مہینوں سے افضل ٹھہرے اوراس ماہ مقدس یعنی ربیع الاول کی عظمت کاکیاعالم ہوگا جس کوصاحب کتاب محبوب کبریاء ﷺ کے ماہ میلاد ہونے کاشرف حاصل ہے۔جس رات یہ کلام الٰہی یعنی ذکر خلق عظیم اترا اللہ تعالیٰ نے اس رات کو قیامت تک انسان کیلئے لیلۃ القدر کی صورت میں بلندی درجات اورشرف نزول ملائکہ سے نوازااور فرمان ایزدی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر ۳) اس ایک رات کو ہزار مہینوں پر فائق وبرتر قرار دیا گیاتو جس رات صاحب قرآن یعنی مقصودو محبوب کائنات ﷺ کاورود ہوااوربزم حسینان عالم کے تاجدار ﷺ کی اس زمین ومکان کوابدی رحمت اورلازوال سعادتوں سے منور فرمایااللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی کتنی قدرومنزلت ہوگی؟اس کااندازہ لگاناانسانی فہم وشعور کیلئے ناممکن ہے۔لیلۃ القدر کی فضیلت اس لئے ہے کہ وہ نزول قرآن اور ملائکہ کی رات ہےاورنزول قرآن مصطفیٰ ﷺ کیلئے ہوااگر حضور ﷺ نہ ہوتے تونہ قرآن ہوتااورنہ شب قدرہوتی اورنہ کوئی رات ہوتی ۔یہ سارے فضیلتیں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کاصدقہ ہے۔سوشب میلادرسول ﷺ لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔ہزاروں مہینوں سے افضل قراردے کرباری تعالیٰ نےشب قدر کی حد مقرر فرمادی جبکہ شب میلادرسول ﷺ کی فضیلت زمان ومکان کی حد سے مطلق ہے۔

ائمہ و محدثین نے راتوں کی فضیلت پر گفتگو کی ہے مثلاً لیلۃ القدر، لیلۃ نصف شعبان، لیلۃ یوم العرفۃ، لیلۃ یوم الفطر وغیرہ ان میں لیلۃ مولد النبی ﷺ کا ذکر بھی آیا ہے۔ بہت اہل علم و محبت ائمہ و محدثین نے شب میلاد کو شب قدر سے افضل قرار دیا ہے امام قسطلانی، امام زرقانی اور نبہانی نے بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سب راتیں فضیلت والی ہیں مگر شب میلاد رسول ﷺ سب سے افضل ہے۔ امام قسطلانی اس حوالے سے لکھتے ہیں ۔

إذا قلنا بأنه- عليه الصلاة والسلام- ولد ليلا، فأيما أفضل: ليلة القدر أو ليلة مولده- صلى الله عليه وسلم-؟ أجيب: بأن ليلة مولده أفضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة: أحدها: أن ليلة المولد ليلة ظهوره- صلى الله عليه وسلم-، وليلة القدر معطاة له، وما شرف بظهور ذات المشرف من أجله أشرف مما شرف بسبب ما أعطيه، ولا نزاع فى ذلك، فكانت ليلة المولد- بهذا الاعتبار۔

جب ہم نے یہ کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت پیدا ہوئے تو سوال یہ ہے کہ شب میلاد رسول ﷺ افضل ہیں یا لیلۃ القدر تو میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ آپ ﷺ کے میلاد کی رات تین وجوہ سے لیلۃ القدر سے افضل ہے، ایک تو یہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کی رات وہ رات ہے جس میں حضور ﷺ کا ظہور ہوا جب کہ لیلۃ القدر آپ ﷺ کو عطا کی گئی لہذا وہ رات جس کو آپ ﷺ کے ظہور کا شرف ملا اس رات سے زیادہ شرف والی ہوگی جس سے اس رات میں تشریف لانے والی شخصیت کے سبب سے شرف ملا پس اس میں کوئی نزاع نہیں لہذا شب میلاد رسول ﷺ لیلۃ القدر سے افضل ہوئی ۔ دوسرا یہ کہ اگر لیلۃ القدر کی عظمت اس بناء پر ہے کہ اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تو شب ولادت کو یہ حاصل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کائنات میں جلوہ فرما ہوئے، جمہور اہلسنت کے صحیح اور منتخب قول کے مطابق جس وجہ سے شب

میلاد رسول ﷺ کو شرف سے نوازا گیا وہ لیلۃ القدر کو شرف سے نوازنے سے کئی درجہ زیادہ افضل واشرف ہے۔لہذا شب ولادت افضل ہو گی۔اور تیسری یہ وجہ ہے کہ لیلۃ القدر کے باعث امت محمدیہ ﷺ کو فضیلت بخشی گئی اور شب میلاد رسول ﷺ سے جمیع موجودات کو فضیلت سے نوازا گیا حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا تو اس نعمت کو جمیع کائنات کیلئے عام کر دیا گیا پس شب ولادت نفع رسانی میں کہیں زیادہ ہے لہذا اس اعتبار سے یہ لیلۃ القدر سے افضل ہوئی۔[42]

امام طحاوی بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں:

ان افضل اللیالی لیلۃ مولدہ ﷺ ثم لیلۃ القدر ثم لیلۃ الاسراء و المعراج ثم لیلۃ عرفۃ ثم لیلۃ الجمعۃ ثم لیلۃ النصف من شعبان ثم لیلۃ العید۔

سب سے افضل راتوں میں سے شب میلاد رسول ﷺ، پھر شب قدر پھر شب اسراء اور معراج پھر شب عرفہ پھر شب جمعہ پھر شعبان کی پندرہویں شب اور پھر شب عید ہے۔[43]

امام نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تصنیف الانوار محمدیہ میں رقم طراز ہیں:

و لیلۃ مولدہ ﷺ افضل من لیلۃ القدر۔

اور شب میلاد رسول ﷺ شب قدر سے افضل ہے۔[44]

---

42 (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ج ا ص ۱۴۵ ،زرقانی شرح المواهب اللدنيه ص ۲۵۵ ج ا نبهانی جواهر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ص ۴۲۴ ج ۳)

43 (نبهانی جواهر البحار ج ۳ ص ۴۲۶ ،من جواهر السيد احمد عابدين)

44 (الانوار محمديه ص ۲۸ بحواله ميلاد النبی ﷺ ۲۹۸)

سیدناابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر میں محفل میلاد کرتے تھے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماانہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ السلام فاذاجاءالنبی ﷺ قال حلت لکم شفاعتی۔

ترجمہ: حضرت سیدناابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے روایت ہے کہ آپ ایک دن اپنے گھر میں ولادت مصطفیٰ ﷺ کے واقعات لوگوں سے بیان کررہے تھے تولوگ خوش ہورہے تھے اوراللہ تعالیٰ کی حمد کررہے تھے اور نبی کریم ﷺ پردرود شریف پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ تشریف لائے فرمایاتمہارے لئے میری شفاعت حلال (یعنی ثابت) ہوگئی۔

میلاد مصطفی ﷺ بزبان سیدناعامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ونیز دراں رسالہ ازابودرداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی است

مرمع النبی ﷺ الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ھذاالیوم ھذاالیوم فقال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ فتح لک ابواب الرحمۃ وملئکتہ کلھم یستغفرون لک من فعل فعلک نجیٰ نجاتک انتھی بحروفہ۔

ترجمہ: اوراسی رسالہ میں حضرت ابودرداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف سے گزرے اورعامرانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی ولادت کے واقعات اپنے بیٹوں اوررشتہ داروں کوسنارہے تھے اورآپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے تھے یہ ہی دن تھا یہ ہی دن تھاتونبی

کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور فرشتے سارے تیرے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ جس نے تیرے جیسا کام کیا وہ تیری طرح نجات پا جائے گا۔[45]

میلاد النبی ﷺ بزبان وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیم بیداری کی حالت میں بشارت

اخرج الواقدی عن وھب بن زَمعَةَ عَن أَبِيه عَن عمته قَالَت كُنَّا نسمع ان رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لما حملت بِهِ آمِنَة كَانَت تَقول ما شعرت أني حملت به ولا وجدت ثقله كما تجد النساء إلا أنني أنكرت رفع حيضتي وربما ترفعني وتعود وأتاني آتٍ وأنا بين النائم واليقظان فقال لي هل شعرت أنک حملت؟ فأقول: ما أدري فقال: إنک حملت بسيد هذه الأمة ونبيها وذلک يوم الاثنين وآية ذلک أنه يخرج معه نور يملأ قصور بصرى من أرض الشام، فإذا وضع فسمّيه محمداً۔

ترجمہ: امام واقدی نے ہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم سنا کرتے تھے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے حاملہ ہوئی تو مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا کہ میں حاملہ ہوں اور نہ ہی میں عام عورتوں کی طرح حمل کا بوجھ پاتی تھی سوائے اس کے کہ مجھے حیض کا نہ آنا عجیب لگتا تھا۔ اور کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ بھی بتایا کرتی تھیں کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا جب کہ میں سونے اور جاگنے کی درمیانی (نیم بیداری) کی حالت میں تھی اس

[45] (میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ ص ۲۸۰)

نے مجھے کہا کیا تجھے معلوم ہے کہ تو حاملہ ہے؟ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم۔اس نے کہا بیشک تو اس امت کے سردار اور نبی ﷺ کے ساتھ حاملہ ہے اور تو ان کا نام محمد ﷺ رکھنا۔[46]

(العطایا السیفیة فی فتاویٰ النقشبندیة، حصہ سوئم)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

[46] (الخصائص الکبریٰ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی باب ماوقع فی حملہ ﷺ من الآیات، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد الباب الثانی فی حمل آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برسول اللہ ﷺ)